Faith Testimonies

(Part -2)

ایمان افزاء گواھیاں

(حصہ دوم)

جملہ حقوق محفوظ ہیں بحق
پاسٹر اشکناز سیلاس
ڈائیریکٹر ، بائبل فار نیڈی منسٹریز پاکستان
(بائبل ٹیچر، انٹرپریٹر، مشنری)

اشاعت اول	:	اپریل 2012ء
تعداد	:	1000
سرِ ورق	:	نتاشا اشکناز

Writen by:	**Pastor Julius**
Translated by:	**Pastor Ashknaz Silas**
Proof Reading by:	**Pastor Latif Emmanuel**

Published by
Bible for Needy Ministries of Pakistan
E-mail: bibleforneedy@gmail.com
Tel: 0301-4350713

Designed & Printed at
Zafarsons Printers
E-mail: zplahore@hotmail.com Mob: 0333-4508355

باب نمبرا

ایمان افزاں گواھیاں (حصہ دوم)

تعارف

کلام فرماتا ہے کہ ''ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا خدا کے کلام سے'' میں نے اپنی کتاب بعنوان ''ایمان افزاں گواہیاں (حصہ اول) میں اپنے ایمان کے تجربات تحریر کئے ہیں' ایسے ایمان کی اقسام جسکے ذریعے جواب فوری طور پر ملتا ہے۔ ایمان افزاں گواہیاں (حصہ دوم) میں' میں اپنی شخصی گواہیوں کواور بائبل سے ایمان کی مشق کے تعلق سے تحریر کر رہا ہوں جس میں ایمانداروں کوظہورات کا انتظار لمبے عرصہ تک کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے ایسی گواہیوں کومندرجہ ذیل ابواب میں تقسیم کیا ہے: ایمان انتظار کرتا ہے' ایمان کھٹکھٹاتا ہے' ایمان ڈھونڈتا ہے' اور ایمان مانگتا ہے۔ جب میں کہتا ہوں ''ایمان انتظار کرتا ہے'' تو میرے کہنے کا مطلب ہے ایسا ایمان جو خُدا پر بھروسہ کریگا جب تک جواب نہ مل جائے۔ ایمان کھٹکھٹاتا ہے اس سے مراد ایسا ایمان جو کبھی ہار نہیں مانتا ہے بلکہ درخواستیں کرنے کے سبب سے کھٹکھٹاتا رہتا ہے۔ ایمان ڈھونڈتا ہے کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ کہیں کوئی قیمتی موتی ہیں اور ان کو اس وقت تک تلاش کرتے رہنا اور ڈھونڈتے رہنا ہے جب تک وہ مل نہ جائے جسکی تلاش کر رہے ہیں۔ ایمان مانگتا ہے سے کہنے کا مطلب ہے کہ کبھی بھی یہ نہیں سمجھنا کہ یہ آسمانی باپ کیلئے بہت بڑی چیز ہے جو اپنی قدرت سے تمام چیزوں کو سنبھالے ہوئے ہے۔ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ خُداوند آپکی روحانی دانست بخشے تاکہ

آپ ان ایمان افزاں گواہیوں کے ذریعے اپنے ایمان کو تقویت دے سکیں۔

ایمان انتظار کرتا ہے:

ایمان کی سب سے عظیم مثال ہمیں ابرہام کی زندگی میں نظر آتی ہے جو ایمانداروں کو باپ ہے۔ خُدا نے ابرہام سے وعدہ کیا کہ تیرے صُلب سے بیٹا ہوگا اور وہ خُدا پر ایمان لایا۔

''وہ نا امیدی کی حالت میں امید کے ساتھ ایمان لایا تا کہ اس قول کے مطابق کہ تیری نسل ایسی ہی ہوگی وہ بہت سی قوموں کا باپ ہو۔ اور وہ جو تقریباً سو برس کا تھا باوجود اپنے مردہ سے بدن اور سارہ کے رَحم کی مردگی پر لحاظ کرنے کے ایمان میں ضعیف نہ ہوا۔ اور نہ بے ایمان ہو کر خدا کے وعدہ میں شک کیا بلکہ ایمان میں مضبوط ہو کر خدا کی تمجید کی۔ اور اسکو کامل اعتقاد ہوا کہ جو کچھ اس نے وعدہ کیا ہے وہ اسے پورا کرنے پر بھی قادر ہے۔ اسی سبب سے یہ اس کے لئے راستبازی گنا گیا''۔(رومیوں ۴:۱۸۔۲۲)

آپ کو یقیناً یہ بات جاننے کی ضرورت ہے ابرہام کی عمر اس وقت 75 برس تھی جب وہ کنعان میں آیا تھا۔ اس نے خُداوند سے کہا:

''ابرام نے کہا اَے خُداوند خُدا تو مجھے کیا دیگا؟ کیونکہ میں تو بے اولاد جاتا ہوں اور میرے گھر کا مختار دمشقی الیعزر رہے۔ پھر ابرام نے کہا دیکھ تُو نے مجھے کوئی اولاد نہیں دی اور دیکھ میرا خانہ زاد میرا وارث ہوگا'' (پیدائش ۱۵:۲۔۳)۔ ''تب خُداوند کا کلام اُس پر نازل ہوا اور اُس نے فرمایا یہ تیرا وارث نہ ہوگا بلکہ وہ جو تیرے صُلب

سے پیدا ہوگا وہی تیرا وارث ہوگا'' (پیدائش ۱۵:۴)۔ اس نے چند اور سال انتظار کیا پھر اس کی بیوی ساری نے اسے اپنی لونڈی ہاجرہ کے پاس بھیجا' اس سے اسمٰعیل پیدا ہوا' اور ابرہام اس وقت 86 برس کا تھا۔ 75 سال کی عمر سے لے کر 86 سال کی عمر تک ابرہام کو یہ وعدہ ملا ہوا تھا کہ اس کی نسل اس مُلک کی وارث ہوگی۔ وہ ایمان لایا' اگرچہ کہ ابھی تک اس کے ہاں اولاد نہ تھی۔ یہ انتظار کرنے والا ایمان ہے' اس کے ذہن میں یہ بات ہرگز نہ آئی کہ اب وہ 75 برس کا ہے (اور ساری 70 برس کی) ان کے ہاں اولاد ہونے میں اب تو بہت دیر ہو چکی ہے۔ سالہا سال گزرتے گئے' ابرہام خُدا کے وعدہ پر کھڑا رہا۔ شاید ہم کہیں کہ جب اسمٰعیل پیدا ہوا ہوگا تو ابرہام کو باطنی اطمینان حاصل ہو گیا ہوگا۔ تاہم' خُدا کا حقیقی منصوبہ ابرہام اور اُسکی بیوی سارہ کے لئے تھا۔

ہم داوٗد بادشاہ کی زندگی میں بھی انتظار کرنے والے ایمان کے متعلق دیکھ سکتے ہیں۔ داوٗد کو اسرائیل کا بادشاہ ہونے کیلئے اس وقت مَسح کیا گیا تھا جبکہ ابھی وہ لڑکا ہی تھا اور ایک دوسرا بادشاہ (ساوٗل) تخت پر ابھی موجود تھا۔ ساوٗل سوچتا تھا کہ اس کے بعد تخت پر اس کی نسل قابض ہوگی۔ داوٗد کو ساوٗل بادشاہ کے حضُور پہنچایا گیا کیونکہ ''ساوٗل بادشاہ کو ایک بُری روح ستانے لگی اور داوٗد کو بربط بجانے کیلئے معمور کیا گیا تا کہ بادشاہ کو راحت اور بحالی حاصل ہو''۔ جاتی جولیت کو مارنے کے بعد داوٗد قومی ہیرو بن گیا جسکی وجہ سے جلد ہی بادشاہ حسد کر کے اس کا دشمن بن جاتا ہے۔ آخرکار' داوٗد ساوٗل بادشاہ سے جان بچا کر بھاگ جاتا ہے اور ہر روز بادشاہ اپنے سپاہیوں کے ساتھ اسے ڈھونڈنے کی دُھن میں رہتا ہے۔ کئی جگہوں پر' داوٗد کے

پاس موقع تھا کہ وہ ساؤل بادشاہ کو قتل کر دیتا (۱۔سموئیل ۲۴: ۶۔۱۱)۔ جبکہ کہ اس کے کئی ساتھیوں نے بھی اسے ابھارا کہ وہ ساؤل کو قتل کر دے جس سے اس کی مشکلات ختم ہو جائینگی اور تخت اس کے قبضے میں ہو جائیگا۔ مگر داؤد نے ساؤل کو قتل کرنے سے انکار کر دیا۔ ''داؤد نے ابیشے سے کہا اُسے قتل نہ کر کیونکہ کون ہے جو خُداوند کے ممسُوح پر ہاتھ اُٹھائے اور بے گُناہ ٹھہرے؟ اور داؤد نے یہ بھی کہا کہ خُداوند کی حیات کی قسم خُداوند آپ اُسکو ماریگا یا اُسکی موت کا دن آئیگا یا وہ جنگ میں جا کر مر جائیگا'' (۱۔سموئیل ۲۶: ۹۔۱۰)۔ انتظار کرنے والا ایمان اس چیز کو اولیت دیتا ہے کہ وعدہ معمول کے مطابق حالات میں پورا ہو: ''وعدہ کرنے والا وعدہ پورا کرنا بھی جانتا ہے'' ساؤل کی موت کے بعد' داؤد کو یہوداہ کے قبیلے کا بادشاہ ہونے کے لئے مَسح کیا گیا تھا' وعدہ ابھی بھی مکمل طور پر پورا نہیں ہوا تھا' کیونکہ ساؤل کے بیٹے (اشبوست) کو اسرائیل کا بادشاہ بنا دیا گیا تھا۔ داؤد کو سات سال اور انتظار کرنا پڑا جب سارا اسرائیل اس کے پاس آیا (۲۔سموئیل ۵: ۵)۔

انتظار کرنے والا ایمان ضرور بھروسہ کرتا ہے۔ اگر آپ بینک دیوالیہ ہونے کے دھانے پر ہیں' یا مکان کھو جانے کے خدشے سے دوچار ہیں اور آپ کے پاس کوئی اور دوسرا راستہ نہیں ہے آپ کی نوکری بھی ختم ہو چکی ہے تو صرف خُدا ہی آپ کو بچا سکتا ہے؛ یہ ایک غیر یقینی بھروسہ کی قسم ہے! کوئی بھی جس کے پاس اپنے سنگین حالات میں کہیں اور جانے کی راہ نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ خُدا کی طرف دیکھے گا۔ تاہم بے حد ایمان کی خوشی کے بھروسہ کی قسم یہ ہے: مثال کے طور پر آپ کو ایک چناؤ کرنا ہے کہ آپ ایک میل پیدل سفر کر کے دریا پار کرنے کیلئے پُل تک پہنچے اور پار

کرنے کے بعد پھر اُس جگہ پر ایک میل واپس آئے جہاں آپ کو جانا درکار ہے؛ ایسا کرنے کی بجائے، خُداوند پر ایمان کہے گا کہ خُداوند پر بھروسہ کرو ہی تجھ کو اُٹھائے گا اور اُس نے آپ کو کہا ہے کہ ایمان سے اپنا پاؤں پانی پر رکھ دے۔ بے حد ایمان کی خوشی کے بھروسہ کی قسم پانی پر پاؤں رکھ دے گا۔

انتظار کرنے والے ایمان کے تعلق سے میری ایک گواہی ہے۔ جب میں کالج میں تھا تو اُس وقت میں نے یسُوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کیا۔ میری گریجویشن قریب تھی اور میرے دل میں ایک خواہش اُٹھی کہ اپنے ساتھ پڑھنے والی لڑکیوں میں سے کسی کو اپنی شریک حیات ہونے کیلئے چُن لوں، لیکن میں نے یہ بہتر سمجھا کہ خُداوند میرے لئے اُس کا انتخاب کرے۔ اس کے لئے میں دُعا کی اور خُدا پر ایمان رکھا۔ اکثر میں اُس لڑکی کے متعلق رویا دیکھا کرتا تھا جو میرے لئے خُداوند کی مرضی تھی، مگر میں اُس کا نام نہیں جانتا تھا۔ میں انتظار کرتا رہا اور ٹھہرا رہا اور اُس وقت تک کالج کی زیادہ تر لڑکیوں کی شادی ہوگئی۔ ایک اور بھی رائے تھی کہ ایک مرد اپنی کلیسیاء میں سے ایک لڑکی کو بیوی بنانے کے چنے اور خُداوند اُن کو برکت دیگا۔ بہت سارے لوگوں نے ایسا کیا مگر میں انتظار کرتا رہا کہ خُداوند میرے لئے خود چنے۔ انتظار کرنے والے ایمان کو ضرور ہے کہ بھروسہ کرے کہ جس نے وعدہ کیا ہے وہ پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور صبر سے انتظار کرے۔ بعد میں، میں نے ایک دن رویا دیکھا کہ میں اپنی مستقبل کی بیوی سے ٹیلی فون پر بات کر رہا ہوں جو بیرون ملک کی ہے۔ میں نے سوچا کہ شاید وہ لڑکی ملک سے باہر ہے۔ میرا انتظار بہت لمبا تھا لیکن خُدا کا وقت بہترین وقت ہے۔ اسی عرصہ میں میری ملاقات میری بیوی سے ہوئی لیکن

وہ اس وقت محض لڑکی تھی اور پھر خُداوند نے وہ مجھ اوجھل کر دی۔ خُداوند نے اُن دنوں اس لئے اسے مجھ سے اوجھل کیا تھا کیونکہ میں شادی کیلئے تیار تھا اور لڑکی دیکھ رہا تھا' لیکن جس لڑکی کا انتظام خُدا نے میری زندگی کے لئے کر رکھا تھا وہ ابھی تک ہائی سکول میں پڑھ رہی تھی۔ کوئی اچنبھا نہیں کہ میں اس لڑکی کو رویا میں دیکھ چکا تھا۔ کالج سے فارغ التحصیل ہونے کے پانچ سال بعد میں امریکہ چلا گیا' وہی رویا مجھے پھر دکھائی دیا' مگر اس وقت وہ لڑکی اپنے ملک میں پہنچ چکی تھی جس ملک سے میرا تعلق تھا۔ کچھ ایسے بھی خیالات میرے اندر تھے کہ شادی کیلئے لڑکی کی تلاش چھوڑ دوں اور کسی ایماندار مسیحی لڑکی سے شادی کروں جیسا کہ بہت سے دوسرے لوگوں نے کیا ہے۔ مگر تسلی دینے والا' جو کہ روح القدس ہے' وہ مجھے حوصلہ دیتا رہا اور کہا'' خُدا کا وقت اور خُدا کا انتخاب بہترین ہے''۔ جیسا کہ اُس لڑکی کے بارے مجھے رویا آیا کرتی تھیں اس سے میں جانتا تھا کہ خُداوند اِس پر کام کر رہا ہے۔ آخر کار اُس وقت خُداوند نے مجھے بتایا کہ تیری بیوی کون ہوگی' وہ ہائی سکول کی لڑکی تھی جس کو کئی سال پہلے میں ملا تھا' اور جس کو نصیحت کرنے کا موقع ملا تھا' میں نے گزشتہ آنے والی رویاؤں کو یاد کیا اور اُن کو سچا پایا۔ اِس کے ساتھ ساتھ خُداوند نے اس لڑکی کو بھی میرے ساتھ فون پر رابطہ کرنے کے متعلق بتایا تھا' جیسا میری رویا میں اُس کے ساتھ فون پر باتیں کر رہا تھا۔ وہ رویائیں اُس وقت مجھے ملیں جبکہ میں ابھی اُس لڑکی سے ملا نہیں تھا۔ میری اُس سے ملاقات اُس کے ہائی سکول کی گریجویشن کے بعد ہوئی' میں نے جرات نہ کی کہ اُسے شادی کرنے کیلئے کہوں۔ بلاشبہ خُداوند نے رویا میں اُس کے نام کو مجھ پر ظاہر نہیں کیا تھا۔ تاہم میں اُس کی صلاح کاری کرتا تھا جب میں کالج میں تھا۔ لیکن پانچ سال

گزرنے کے بعد جب وہ کالج سے فارغ التحصیل ہوگئی' اب وہ شادی کیلئے تیارتھی اور میں اب بھی انتظار کررہا تھا۔ انتظار کرنے والا ایمان بڑی سادگی سے بھروسہ کرتا ہے کہ خُدا آپ کو بھولا نہیں ہے۔ وہ اُس پر کام کررہا ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اِس میں وقت لگے جیسا میں نے دیکھا ہے۔ مگر یادرکھیں: خُدا کا

وقت بہترین ہے!

جیسا میں نے پہلے کہا انتظار کرنے والے ایمان کے سامنے ہمیشہ نیم گرم کرنے کیلئے دوسرے راستے آئیں گے۔ میرے تجربہ میں' میں اپنی رویا کو نظرانداز کرکے دوسری لڑکیوں میں سے کسی کا بیوی بنانے کیلئے انتخاب کرسکتا تھا۔ باپ اپنے بیٹے کیلئے بیوی کا انتخاب کرے یہ ایک پرانی روایت ہوچکی ہے مگر ''خُدا گذشتہ کو پھر طلب کرتا ہے'' (واعظ۳:۱۵)۔ میں اپنی اِس گواہی کو 1996 میں اپنی شادی کے 10 سال گزرجانے کے بعد قلم بند کیا اور خُدا نے ہمیں چار بچے دیکر ہمیں برکت بخشی ہے۔ انتظار بہتر ہے! اگرچہ کہ دُعا کے جواب کے حصول کیلئے جو دن آپ گزار رہے ہیں خوشنما دکھائی نہیں دے رہے' لیکن کلام کے اِس حصے کو یاد رکھیں جس میں لکھا ہے ''خُداوند میں مُطمئن رہ اور صبر سے اُسکی آس رکھ''۔ (زبور۳۷:۷الف) ''اپنی راہ خُداوند پر چھوڑ دے اور اُس پر توکل کر۔ وُہی سب کچھ کریگا۔ وہ تیری راستبازی کو نُور کی طرح اور تیرے حق کو دوپہر کی طرح روشن کریگا''۔ (زبور۳۷:۵۔۶)

باب نمبر۲

ایمان کھٹکھٹاتا ھے

''مانگو تو تُمکو دیا جائیگا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تُمہارے واسطے کھولا جائیگا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُسکے واسطے کھولا جائیگا'' کھٹکھٹانے والے ایمان کی مثال آستر کی کتاب میں یہودی مَردکی کی کہانی میں ملتی ہے۔ یہودیوں کا دشمن ہامان جب بادشاہ اخسویرس کے اُس پروانے کو لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے جس کی بدولت فارس کی تمام سلطنت میں بسنے والے یہودی قتل کر دیئے جائیں گے تو مَردکی اور اس کی لے پالک بیٹی ملکہ آستر اور تمام یہودی قوم اِس پروانے کے منسوخ ہو جانے کیلئے روزہ رکھتے ہیں۔ جب اُن کی دُعائیں آسمان پر پہنچی تو بادشاہ سو نہ سکا: ''اُس رات بادشاہ کو نیند نہ آئی۔ سو اُس نے تواریخ کی کتابوں کے لانے کا حُکم دیا اور وہ بادشاہ کے حضُور پڑھی گئیں'' (آستر ۶:۱)۔ وہ فتح کا آغاز تھا جب ملک کی تاریخ کی کتاب کھلوائی گئی تو پتا چلا کہ یہودی مَردکی نے بادشاہ کے خلاف بغاوت کو رکوایا تھا جسکا اجر اُسے نہیں ملا تھا۔ آخر میں جب بادشاہ اخسویرس کے محل میں حالات تبدیل ہو گئے تو ہامان کو سولی پر چڑھایا گیا اور تو ایک نیا فرمان پرانے کی نفی کیلئے جاری کیا گیا کہ: ''ان میں بادشاہ نے یہودیوں کو جو ہر شہر میں تھے اجازت دی کہ اکٹھے ہو کر اپنی جان بچانے کے لئے مقابلہ پر اڑ جائیں اور اُس قوم اور اُس صوبہ کی ساری فوج کو جو اُن پر اور اُنکے چھوٹے بچوں اور بیویوں پر حملہ آور ہو ہلاک اور قتل کریں اور نیست و نابود کر دیں اور اُنکا مال

لُوٹ لیں'' (آستر ۸:۱۱)۔ ہاں! بعض اوقات' ایمانداروں کو کھٹکھٹانے کی ضرورت ہے اور آسمان کے دروازہ کو دُعا کے وسیلہ سے مسلسل کھٹکھٹاتے رہنا ہے جب تک ہمیں جواب نہ مل جائے۔شاید ایک دفعہ دُعا کرنے سے جواب نہ ملے!

1987ء میں ہمارا پہلا بچہ پیدا ہوا۔ پیدائش کے دن جو کہ ڈلیوری کی تاریخ سے پہلے ہی دو ہفتے اُوپر ہو چکے تھے میری بیوی بیڈ پر لیٹی تھی کہ اچانک سے پانی کی تھیلی پھٹ گئی۔ اُس نے ڈاکٹر کو فون کیا تو اُس نے کہا کہ آپ فوراً ہسپتال جائیں۔وہ 3 ستمبر 1987 کا دن تھا اور

صبح کے 11:00 بجے تھے۔اُس نے مجھے آفس میں اطلاع دی اور میں بھی اُسے ملنے سیدھا ہسپتال پہنچا۔اُس کو زیادہ اطمینان نہ تھی۔تاہم' اُسے ہسپتال میں داخل کرلیا گیا۔ہم مسلسل دُعا کرتے رہے کہ اُس کے لئے بچے کی پیدائش آرام دہ ہو' ہم مسیح کے چھٹکارے کے وعدہ کا دعویٰ کر رہے تھے جسکے سبب سے عورت کو بھی اُس لعنت جو سے رہائی ملی ہے جو حوا کو ملی تھی پیدائش ۳:۱۶:۲۵۔

شام 4 بجے ڈاکٹر ماہر سرجن کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا اور ہم سے بات چیت کرنے لگا۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ مصنوعی طریقہ سے اِن کے دردِ حمل کو بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے مگر یوٹرس پر کوئی خاطر خواہ فرق نہیں پڑا۔ایک چیز نے اُس کے دردِ حمل کو بڑھانا شروع کیا اور وہ دُعا تھی جو میں اپنی بیوی کیلئے کر رہا تھا۔تاہم وہ درد برداشت کر رہی تھی۔ رات کے تقریباً بارہ بجے ڈاکٹر نے دوبارہ ڈیوٹی پر موجود نرس کو ٹیلی فون کیا۔ جب اُس کو پتہ چلا کہ یوٹرس صرف 3 سینٹی میٹر سے زیادہ نہیں بڑھی تو اُس نے کہا کہ اگر رات 2 بجے تک حالت ایسی ہی رہی تو وہ آپریشن کریں

گے۔خیر ہمیں وہ خیال بالکل بھی اچھا نہیں لگا کیونکہ اِس طرح ہمارے پاس خُداوند کی نیکی کی اچھی گواہی نہ ہوتی کیونکہ دورانِ حمل کے سارے وقت میں ہم نارمل ڈلیوری کے لئے دُعا کرتے رہے تھے اور ہم جانتے ہیں کہ خُداوند دُعاؤں کا جواب دینے والا خُدا ہے۔ میں نے ایک مسیحی ایماندار جوڑے کو ٹیلی فون کر کے ساری بات سے آگاہ کیا اور اُن سے کہا کہ ہمارے پاسٹر صاحب کو فون کریں اور اُن سے کہیں کہ ہم آپریشن کے ساتھ ڈلیوری نہیں چاہتے ہیں۔ اُس جوڑے نے دُعائیہ درخواست بھیجی اور ہسپتال ہم سے ملنے کیلئے آئے اور گھر چلے گئے۔

میں ہسپتال کے کمرے میں اپنی بیوی کے ساتھ دوپہر 12 بجے سے موجود تھا اور مسلسل اُس کے لئے دُعا کر رہا تھا۔ ڈاکٹر صبح 4 بجے ایک مرتبہ پھر کمرے میں داخل ہوا، اب یہ دوسرا دن تھا اور نرس نے پھر وہی رپورٹ دی کہ صرف 3 سینٹی میٹر کا اضافہ ہے۔ جب ڈاکٹر نے معائنہ کیا اور تصدیق کر لی کہ یوٹرس 3 سینٹی میٹر ہی ہے، اُس نے کہا بہت دیر ہوگئی ہے اب آپریشن کرنا پڑا کریگا۔کتنا شدید دباؤ اُس وقت اُن پیچیدہ حالات میں میرے اوپر تھا۔ڈاکٹر نے نرسوں کو حکم دیا کہ آپریشن کی تیاری کریں اور اُسی اثناء میں اُس نے ایک اور ڈاکٹر کو بھی بُلا لیا۔ میں نے دلیری کر کے اُس سے کہا: ''ڈاکٹر کیا آپ ہمیں مزید 30 منٹ دیں گے؟'' ڈاکٹر نے کہا ''ٹھیک ہے، آپریشن کی تیاری کیلئے 30 منٹ سے زیادہ وقت لگے گا۔'' میں گھٹنے ریز ہو کر ایک بار پھر آپریشن سے پہلے خُداوند کا نام لینے لگا۔ میں نے کہا: ''خُداوند اِن حالات میں یہ تیرے لئے آخری موقعہ ہوگا کہ تُو اپنے نام کو جلال دے کیونکہ تُو دُعاؤں کا جواب دیتا ہے اِس لئے ہم نے نَو ماہ تک تجھ سے دُعا کی ہے۔ میں نے اِن ڈاکٹروں کو لمبے عرصہ

تک روکے رکھا ہے اور اب میں اپنے اِس قدم سے انصاف نہیں کرسکتا ہوں۔تُو مجھے ابھی معجزہ دے!'' جب میں وہاں گھٹنے ریز تھا تو میں نے اپنے کندھے پر ایک نادیدہ ہاتھ کی تھپکی محسوس کی جو مجھ دلاسا دے رہی تھی کہ ''سب کچھ ٹھیک ہو جائیگا!'' میری رُوح میں یہ بات آئی کہ جب ڈاکٹر دوبارہ اندر آئینگے تو میں اُن سے کہونگا کہ آپریشن کرنے سے پہلے ایک مرتبہ پھر سے

یوٹرس کو دیکھ لیں۔نرس میرے پاس تصدیق نامہ لائی جس پر لکھا ہوا تھا کہ'' آپریشن کے دوران کسی بھی قسم کے نقصان کا ذمہ دار ہسپتال نہیں ہوگا۔'' یہی کسی بھی شخص کو ڈرانے کیلئے کافی ہوتا ہے۔میں نے اُس سے کہا''میں اِس پر ابھی دستخط نہیں کرونگا جب تک ڈاکٹر اندر نہیں آجاتے۔''اُس نے کہا:''آپریشن کے علاوہ اور کسی بھی ذریعہ سے یہ بچہ باہر نہیں آسکتا!'' میں نے جواب دیا:''یہ تم سوچتی ہو لیکن خُدا تم سے کہیں بڑا ہے!''

تقریباً 30 منٹ بعد دو ڈاکٹر کمرے میں آئے۔انہوں نے کہا کہ ہمارے ''جنرل پریکٹس'' ڈاکٹر نے پہلے ہی سے ایک اور ڈاکٹر کا انتظام کیا ہے جو OB سپشلسٹ ہے اور یوٹرس کے بارے ساری معلومات جانتے ہوئے کہ پانی کی تھیلی کو پھٹے ہوئے 15 گھنٹے سے بھی زیادہ ہو چکے ہیں اُس کا حتمی فیصلہ آپریشن ہے۔ اِس لئے جب وہ کمرے میں داخل ہوئے تو سپشلسٹ نے کہا کہ یہ فیصلہ بچے کیلئے ضروری ہے۔سچائی تو یہ کہ میری بیوی تو 16 گھنٹوں سے درد کا شکار تھی۔میں جانتا تھا کہ اِس کے لئے کسی دلیری کے کلام کی ضرورت تھی جو اِن ڈاکٹروں کی باتوں کی مخالفت نفی کرتا۔تاہم میں نے سپشلسٹ کو کہا:''براہ مہربانی کیا آپ یوٹرس کا معائنہ

ایک مرتبہ پھر کرینگے ؟'' پہلے تو اُس نے کچھ تردد ظاہر کیا' پھر اُس نے کہا'' اچھا' ٹھیک ہے'' آپ کی تسلی کی خاطر۔ جونہی اُس نے اپنے ہاتھوں کے دستانوں کو چیک کرنے کیلئے اٹھایا تو میں توقع کر رہا تھا کہ وہ کوئی تبدیلی دیکھے مگر اُسے کوئی تبدیلی نظر نہ آئی۔ اُس نے بار بار چیک کیا اور وہ حیران ہوا۔ اُس نے کہا'' کہ اب تو یہ تقریباً 7 سینٹی میٹر ہو چکی ہے؛ کیوں نہ ہم اِن کو کچھ اور وقت دیں اور پھر معائنہ کریں گے کہ آیا اِس میں مزید پیش رفت ہوئی ہے؟'' ہمارے ڈاکٹر نے بھی ہاتھوں پر دستانے پہنے اور چیک کیا تو اُسے تصدیق ہوگئی کہ اب 7 سینٹی میٹر تک سائز ہو گیا ہے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ مزید 30 منٹ انتظار کریں گے اور پھر دوبارہ چیک کریں گے۔ اوہ کتنی بڑی مدد آئی! میں بیان کرنے سے قاصر ہوں کہ میں خُداوند کا اُس وقت کتنا شکرگزار ہوا جب میری بیوی سے سرجیکل بلیڈ لگنے کا خطرہ ٹل گیا۔ 30 منٹ بعد ڈاکٹروں نے چیک کیا تو سائز 8 سینٹی میٹر ہو گیا تھا۔ وہ اِس نتیجے پر پہنچے کہ سپشلسٹ ڈاکٹر اپنے گھر کو چلا جائے کیونکہ آپریشن کی بجائے اب نارمل ڈلیوری ہوگی۔ ہمارے ڈاکٹر نے شور مچا دیا! اُس نے پوچھا: ''تم نے 30 منٹوں میں کیا کہ حالات تبدیل ہو گئے؟'' میں نے جواب دیا'' خُداوند یسُوع نے حالات کو تبدیل کیا ہے''۔ ڈاکٹروں نے اتفاق کیا کہ یہ واقعی خُداوند کا کام ہے۔

عزیزو' کونسی چیز اِس کہانی کو اہم بناتی ہے یہ کہ اگرچہ کہ ہم 9 ماہ تک نارمل ڈلیوری کیلئے دُعا کرتے رہے تھے' اور ہسپتال میں داخل ہوتے ہی ہر لمحہ دُعا کرتے رہے تھے' مگر بعض لوگ دُعا کرنے سے اُکتا جاتے ہیں' 16 گھنٹے درد برداشت کرنا' جبکہ ڈاکٹر بھی انتظار کرتے کرتے تھک گئے تھے اور انہوں نے آپریشن کا فیصلہ

کرلیا تھا۔مگر ایسا ایمان جو کبھی ہار نہیں مانتا وہ مسلسل کھٹکھٹا تا رہیگا جیسے کہ خُداوند نے فرمایا ''کھٹکھٹاؤ (یعنی مسلسل کھٹکھٹاتے رہو) تو تمہارے واسطے دروازہ کھولا جائے گا''۔

یہ گواہی کسی کی مدد کریگی کہ وہ ڈاکٹروں سے دوسری رائے مانگے خصوصاً اگر آپ معجزہ پانے کیلئے خُدا پر ایمان رکھے ہوئے ہیں۔میڈیکل ڈاکٹرز انسان ہیں اور اُن میں بہتوں کا ایمان ویسا نہیں جیسا آپ کا ہے۔اِس واسطے اُن کو فیصلے کرنے میں جلدی کرنے نہ دیں

اگر آپ خُدا کی مداخلت پر ایمان بھروسہ کرتے ہیں۔بہت سارے فضول قسم کے آپریشن ڈاکٹروں سے سرزد ہو جاتے ہیں جن کو دوبارہ وہ ویسا نہیں کر سکتے جہاں سے ایک بار کاٹ دیا جاتا ہے۔میں نے ایک مرتبہ ایک خاتون کیلئے دُعا کی جس نے مجھے بتایا کہ اُس کا فلاں دن فلاں چیز کا آپریشن ہونا ہے۔دُعا کرنے کے بعد میں نے اُسے اپنی گواہی سُنائی اور اُسے خبردار کیا کہ وہ ''ڈاکٹر کو آپریشن کرنے سے پہلے ایک مرتبہ پھر سے چیک کرنے کیلئے کہے کیونکہ خُدا کے ہاتھ کو حرکت میں آنے کیلئے کہیں تو کسی بھی قسم کے فضول آپریشن کی زحمت سے آپ بچ سکتے ہیں''۔تاہم میں کہہ سکتا ہوں کہ صرف چند ایک لوگوں کے اندر ڈاکٹروں کی باتوں کی مخالفت کرنے یا آپریشن سے قبل دوبارہ چیک اپ کروانے کے متعلق کہنے کی دلیری ماجود ہوتی ہے۔مگر یاد رکھیں یہ آپ کا بدن ہے جو کاٹا جائیگا! آپریشن کے بعد دردوں کے بغیر بحالی کے دن نہیں آئیگی۔اور آپ کو اِس کے ساتھ ہی لمبے عرصہ تک چلنا ہوگا۔اس لئے اگر تو آپریشن ضروری نہیں تو اُس کا ارادہ ترک کردیں جبکہ خُداوند نے آپ کی دُعاؤں کا

جواب دے دیا ہے۔

خُداوند نے فرمایا: ''مانگو تو تُمکو دیا جائیگا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تُمہارے واسطے کھولا جائیگا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُسکے واسطے کھولا جائیگا۔ تُم میں ایسا کونسا آدمی ہے کہ اگر اُسکا بیٹا اُس سے روٹی مانگے تو وہ اُسے پتھر دے؟ یا اگر مچھلی مانگے تو اُسے سانپ دے؟ پس جبکہ تُم بُرے ہوکر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو تُمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دیگا؟''

کھٹکھٹانے والے ایمان کی مثال اُس سُورفینیکی عورت کے ایمان کی طرح ہے جو مسیح کے پاس اپنی بیٹی کی بدروحوں سے رہائی پانے کی فریاد لے کر آئی تھی۔ اگرچہ کہ مسیح نے اُسے نیچا دکھایا مگر اُس نے ہار ماننے سے انکار کر دیا تھا: ''بلکہ فی الفور ایک عورت جسکی چھوٹی بیٹی میں ناپاک رُوح تھی اُسکی خبر سُن کر آئی اور اُسکے قدموں پر گری۔ یہ عورت یُونانی تھی اور قوم کی سُورفینیکی۔ اُس نے اُس سے درخواست کی کہ بد رُوح کو اُسکی بیٹی میں سے نکالے۔ اُس نے اُس سے کہا پہلے لڑکوں کو سیر ہونے دے کیونکہ لڑکوں کی روٹی لیکر کُتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔ اُس نے جواب میں کہا ہاں خُداوند۔ کتے بھی میز کے تلے لڑکوں کی روٹی کے ٹکڑوں میں سے کھاتے ہیں۔ اُس نے اُس سے کہا اِس کلام کی خاطِر جا۔ بدرُوح تیری بیٹی سے نکل گئی ہے''۔ (مرقس ۷:۲۵۔۲۹)

خُداوند یسُوع ''کھٹکھٹاؤ'' اور مسلسل کھٹکھٹاتے رہنے کے متعلق ایک بے انصاف قاضی کی تمثیل سے ہمیں دوبارہ سکھاتے ہیں: ''تھوڑے عرصہ کے بعد یُوں

ہوا کہ وہ منادی کرتا اور خُدا کی بادشاہی کی خُوشخبری سُناتا ہوا شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھرنے لگا اور وہ بارہ اُسکے ساتھ تھے۔ اور بعض عورتیں جنہوں نے بُری رُوحوں اور بیماریوں سے شفا پائی تھی یعنی مریم جو مگدلینی کہلاتی تھی جس میں سے سات بدرُوحیں نکلی تھیں۔ اور یُوانہ ہیرودیس کے دیوان خوزہ کی بیوی اور سُوسناہ اور بہتیری اور عورتیں بھی تھیں جو اپنے مال سے اُنکی خدمت کرتی تھیں۔ پھر جب بڑی بھیڑ جمع ہوئی اور ہر شہر کے لوگ اُسکے پاس چلے آتے تھے اُس نے تمثیل میں کہا کہ۔ ایک بونے والا اپنا بیج بونے نکلا اور بوتے وقت کچھ راہ کے کنارے گرا اور روندا گیا اور ہوا کے پرندوں نے اُسے چُگ لیا۔ اور کچھ چٹان پر گرا اور اُگ کر سُوکھ گیا اسلئے کہ اُسکو تری نہ پہنچی۔ اور کچھ جھاڑیوں میں گرا اور جھاڑیوں نے ساتھ ساتھ بڑھ کر اُسے دبا لیا۔ اور کچھ اچھی زمین میں گرا اور اُگ کر سوگُنا پھل لایا۔ یہ کہہ کر اُس نے پُکارا۔ جس کے سُننے کے کان ہوں وہ سُن لے!'' (لوقا ۸:۱۔۸)

ایمان ڈھونڈتا ہے:

''پھر آسمان کی بادشاہی اُس سوداگر کی مانند ہے جو عمدہ موتیوں کی تلاش میں تھا۔ جب اُسے ایک بیش قیمت موتی ملا تو اُس نے جا کر جو کچھ اُسکا تھا سب بیچ ڈالا اور اُسے مول لے لیا''۔ (متی ۱۳:۴۵)

رُوت کی کہانی ڈھونڈنے والے ایمان کی ایک مثال ہے۔ رُوت ایک موآبی خاتون تھی جو اسرائیل کے خُدا پر ایمان لے آئی تھی اور یہوداہ کے قبیلے کے ایک خاندان میں بیاہی گئی۔ اُس کے شوہر کا خاندان موآب میں پردیسی تھی۔ جب اُس کا

تعلق اِس خاندان سے قائم ہو گیا تو وہ اُس خاندان کی ہوگئی۔۔ وہ دورہِ حاضرہ کی کسی ایسی عورت کی مانند نہیں تھی جو مسائل سے چھٹکارا پانے کیلئے طلاق لے لیتی۔ رُوت نے اپنے شوہر کے مرجانے کے باوجود اُس خاندان سے علحیدگی اختیار نہ کی' اُس کا دیور اور سُسر بھی موآب میں انتقال کر گئے تھے اُس خاندان کی اب صرف ایک عورت نعومی ہی بچی تھی۔ ساس یعنی نعومی کے کہنے پر خاندان کی ایک دوسری بہو ساتھ چھوڑ گئی تھی مگر رُوت نے ایسا نہ کیا۔ نعومی نے کہا''تب اُس نے کہا دیکھ تیری جٹھانی اپنے کُنبے اور اپنے دیوتا کے پاس لَوٹ گئی۔ تُو بھی اپنی جٹھانی کے پیچھے چلی جا۔ رُوت نے کہا تُو منت نہ کر کہ میں تجھے چھوڑوں اور تیرے پیچھے سے لَوٹ جاؤں کیونکہ جہاں تُو جائیگی میں جاؤنگی اور جہاں تو رہیگی میں رہُونگی۔ تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خُدا میرا خُدا ہوگا۔ جہاں تُو مریگی میں مرونگی اور وہیں دفن بھی ہونگی۔ خُداوند مجھ سے ایسا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ کرے اگر موت کے سوا کوئی اور چیز مجھ کو تجھ سے جُدا کر دے''(رُوت ۱:۱۵۔۱۷)۔ اُس کو اپنے دِل میں حقیقی خُدا اور ایک خاندان مل گیا تھا۔ رُوت شاید نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا ڈھونڈ رہی تھی' مگر اُس کے پاؤں ایسے راستے پر تھے جس پر وہ چل سکتی تھی اور اب کوئی چیز اُسے پیچھے کی طرف لے کر نہیں جا سکتی تھی! آخر میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ داؤد بادشاہ کے باپ یسی کی دادی بنی جس کی نسل سے مسیح دُنیا میں آیا (متی ۱:۵؛ رُوت ۴:۱۷)۔ اکثر اوقات ڈھونڈنے والے ایمان کو مخفی ایمان کا اطلاق دیکھا گیا ہے۔ 1980 میں خُداوند نے مجھے امریکہ شفٹ ہوجانے کیلئے کہا۔ معاشی لحاظ سے میں اپنے ملک میں خوشحال تھا اور بطور انجینیر کام کرتا تھا۔ میں حکومت کی طرف سے دیئے گئے 3 بیڈرومز پر مشتمل گھر میں رہائش پذیر تھا اور میری اچھی تنخواہ

تھی۔ میری ایک چھوٹی سی بشارتی منسٹری بھی تھی۔ جب خُداوند نے مجھے جانے کیلئے کہا میں نے اپنی نوکری سے استعفیٰ دیا، اپنی جائیداد کو بیچا، اپنی کار اور باقی سارا سامان اور صرف ایک بریف کیس لے کر امریکہ چلا آیا۔ کام کرنے کی اجازت پانے کے سخت ترین دورانیہ میں، میں نے اِس خیال کو ترک کر دیا اور ایرِزونا سٹیٹ یونیورسٹی میں اپنی ماسٹر کی ڈگری حاصل کرنے کیلئے داخلہ لے لیا۔ 1983 میں مَیں نے گریجویشن کی اور عارضی طور پر عملی کام کرنے کی تربیت کا چھ ماہ کیلئے اجازت نامہ حاصل کیا۔ جب تک خُداوند کی طرف سے کوئی دوسری ہدایت نہ ملتی میں اُس پردیسی ملک میں مستقل شہریت حاصل کرنے کا ویزہ پانے کی کوشش کرنے لگا۔ اِس لئے جب ہم ڈھونڈنے والے ایمان کی بات کر رہے ہیں تو ہماری ''تلاش' ہوسکتا ہے کہ جسمانی کوششوں کے سبب سے ہو، پھر بھی اِس چیز پر بھروسہ کرنا ہے کہ ''میری کُمک خُداوند سے ہے جس نے آسمان اور زمین کو بنایا'' (زبور ۱۲۱:۲)۔

اے ایس یو، یونیورسٹی سے گریجویشن کرنے کے بعد مجھے ایک شخص مل گیا جسنے مجھے چھ ماہ تک کے لئے نوکری دی، مگر کام کے پہلے ہی دن اُس نے مجھ سے کہا کہ وہ مجھے مستقل طور پر نوکری دینا چاہتا ہے۔ میں نے سوچا کہ وہ مجھے مستقل ویزہ دلانے میں میری مدد کریگا۔ چھ ماہ گزر جانے پر، اُس کا ارادہ مارکیٹ کے حالات دیکھ کر تبدیل ہو گیا اور اُس نے مجھے نوکری سے فارغ کر دیا۔ تاہم ڈھونڈنے والا ایمان ڈھونڈتا رہے گا۔ تقریباً ایک ماہ گزر جانے کے بعد، مجھے ایک اور شخص ملا جسنے مجھے اپنے پاس ملازم رکھا اور اُس نے مجھے مستقل ویزہ دلوانے کا فیصلہ بھی کیا۔ میں اپنے عملی تربیتی کام کے اجازت نامہ کو مزید چھ ماہ کیلئے طول دلوانے میں کامیاب ہو گیا

تھا۔ اگرچہ کہ میرا مالک راضی تھا کہ وہ مجھے مستقل رہائشی ویزہ دلوانے کیلئے میرے کاغذات کی فائل جمع کرواتا' مگر اِس راہ میں پھر مایوسی کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس میں دو سال کا طویل عرصہ لگ گیا۔ میں ہمیشہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اُس کی کامیابی کیلئے مسلسل دُعا کرونگا۔ لیکن بعض اوقات خُداوند ایسی چیزوں کو اجازت دیتا ہے جن میں طویل وقت لگے یا پھر دشمن کی طرف سے رکاوٹ آسکتی یا پھر ہم انسانوں کی اُس میں کوئی غلطی ہوسکتی ہے۔ لیکن ہمیشہ اِس سے خُداوند کو جلال ملیگا جب فتح مل جاتی ہے۔ مثال کے طور پر' خُدا نے موسیٰ سے کہا کہ فرعون اپنی مرضی سے عبرانیوں کو جانے نہیں دیگا: ''اور خُداوند نے مُوسیٰ سے کہا کہ فرعون کے پاس جا کیونکہ میں ہی نے اُسکے دل اور اُسکے نوکروں کے دِل کو سخت کر دیا ہے تا کہ میں اپنے یہ نشان اُنکے بیچ دکھاؤں'' (خروج ۱۰:۱)۔ جب خُدا ایسے بُرے حالات کو اجازت دیتا ہے تو پھر آخر میں وہ ہی اپنے لوگوں کو فتح سے ہمکنار کرتا ہے' ہم ہمیشہ مُڑ کر واپس دیکھ سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں کہ خُدا کے منصوبے میں دیری کا ایک مقصد پنہاں ہے۔ ہاں' ''اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خُدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں'' (رومیوں ۸:۲۸)۔ 1984 میں ہم نے ویزہ کا عمل شروع کیا۔ قابلِ قبول ہونے کیلئے تین درجات متعین تھے؛ پہلا درجہ' کام کرنے کا سرٹیفیکٹ جو کامیاب ہوگیا تھا۔ دوسرا درجہ یہ تھا کہ میرے مالک کی درخواست کو کسی ناگزیر بنیاد پر منسوخ کر دیا گیا۔ ہم نے اُس کے خلاف اپیل دائر کی اور ہماری اپیل مسترد کر دی گئی۔ مجھ سے کہا گیا کہ تم نے جو درخواست فارم میں اپنا چھ سالہ تجربہ لکھا ہے' چھ سال پہلے کئے گئے کام کا سرٹیفیکٹ دکھاؤں' جو دستاویزی ثبوت کے مطابق 8 سال پہلے

(1976) میں کیا تھا۔ مجھے اُس کمپنی کو لکھنا تھا کہ وہ مجھے میرے ایک سال تک کے کئے گئے کام کا ایفیڈ یٹ ارسال کریں۔ یہ کسی بھی کمپنی کیلئے مشکل ہوتا ہے کہ وہ اپنے 8 سالہ پرانے کام کرنے والے شخص کا ریکارڈ سنبھال کر رکھے جس نے اُس کمپنی میں صرف ایک سال کیلئے کام کیا ہو، خاص طور پر ایسے ملک میں خاصا دشوار ہوگا جس میں ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوتا۔ میں نے اپنے متعلق واضح طور پر بیان کیا تھا اس لئے خوش قسمتی سے ایک کافی دیر سے کام کرنے شخص نے مجھے پہچان لیا، اور کیونکہ اُس کمپنی میں واحد مجھے ہی الکلٹیر یکل انجینیر کے بھرتی کیا تھا، ایک سال گزر جانے کے بعد آخر کار وہ ایفیڈ یٹ مجھے موصول ہوا۔ تاہم اِس سے قبل کے وہ خط مجھے موصول ہوتا مجھے ملک بدر کرنے کا عمل شروع ہو چکا تھا۔ جیسے میں نے پہلے کہا کہ ڈھونڈ ننے والا ایمان مایوسیوں کے عالم میں کبھی ہار نہیں مانتا ہے۔

یہ گواہی اس لئے تحریر کی ہے تا کہ بتا سکوں کہ ایمان کو کتنی سختی برداشت کرنی پڑتی ہے جبکہ حالات ناموافق ہی کیوں نہ ہوں۔ اُسی عرصہ کے دوران میرا مالک بھی معاشی بدحالی کا شکار تھا، اس لئے میرے مالک کو ایک پردیسی کے مسائل میں کیا دلچسپی تھی۔ تقریباً ایک ماہ گزرنے کے بعد میری اپیل کی منسوخی کا مجھے نوٹس ملا، میں دُعا کر رہا تھا کہ اِس کے بعد مجھے کیا کرنا چاہئے، اور رات کے دورانیے میں، خُداوند نے مجھے ایک مثبت رویا دکھایا۔ میں نے رویا میں دیکھا کہ مجھے ویزہ مل گیا ہے۔ اِس سے مجھے حوصلہ ملا۔ تاہم صبح کے وقت، امیگریشن دفتر کی طرف سے مجھے ایک خط ملا جس میں مجھے ہدایت ملی کہ ”آپ کی مستقل شہریت کی درخواست منسوخ ہوگئی ہے، مجھے 60 دن کا موقع دیا گیا جس میں مجھے اِس ملک کو چھوڑنا تھا اور جب میں ایسا

کروں تو دفتر کو اس کی اطلاع دوں'۔ اب کوئی بھی جو خُداوند کی طریقوں کو جانتا ہے مجھے بتائے اِس منفی خط کے پانے سے ایک رات قبل آنے والا رویا کیا خُداوند کی طرف سے میرے ایمان کی تقویت کیلئے تھا کہ اِس خط سے پریشان نہ ہونا۔ ''ہوسکتا ہے کہ رات کو رونا پڑے مگر دن کو شادمانی حاصل ہو'۔ اِس بات کو یاد رکھیں کہ خُدا کو حالات سے جنبش نہیں! وہ قادرِ مطلق ہے! مثال کے طور پر' جب عبرانیوں کو یشوع کی قیادت میں دریائے یردن پار کرنا تھا' تو بائبل مقدس میں درج ہے کہ دریائے یردن کے کناروں سے پانی باہر بہہ رہا تھا (یشوع ۳:۱۵)۔ انسانی سوچ یہ دلیلیں دیتی ہوگی کہ جب تک پانی کم نہ ہو جائے لوگوں کو یہی پڑاوَ ڈال لینا چاہیے۔ لیکن خُدا پر ایمان بہت دفعہ قانونِ فطرت کے متضاد کام کرتا ہے۔ اس لئے خُداوند کیلئے کوئی حیرانگی کی بات نہیں تھی کہ وہ مجھے رات کو کامیابی کی نبوت دیتا' جبکہ صبح کو خبر بالکل اُلٹ ہونی تھی۔ خُدا ازل سے ابد کو جانتا ہے! تاہم' ہم انسان ہوتے ہوئے؛ شاید ہم خبروں سے خوف زدہ اور کانپ جائیں۔ ہمارے ذہنوں میں ہمیشہ اِن بُری خبروں کو بدلنے کیلئے خُدا کے وعدے ہونے چاہیے۔ میرے حالات میں رویا وعدہ تھا جو مجھے خط ملنے سے ایک رات قبل ملا تھا۔ ہم پورے طور پر بائبل مقدس میں درج راستبازوں کے تعلق سے وعدوں میں اطمینان پا سکتے ہیں۔

میں امیگریشن دفتر گیا اور میں نے اُن سے جا کر پوچھا میرا اگلا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیے۔ میں نے آفیسر کو بتایا کہ جس کام کے تجربہ کے سرٹیفیکیٹ کا مجھ سے تقاضا کیا گیا تھا میرے پاس اُس کا ثبوت موجود ہے اور یہ بھی کہ میں نے اُس کمپنی کو ایفیڈیٹ بھیجنے کیلئے خط ارسال کیا تھا۔ اُس نے مشورہ دیا کہ اگر ایفیڈیوٹ تمہارے

ملک بدر کیئے جانے کی سماعت کی تاریخ سے پہلے آ جاتا ہے تو میں اُسے جج کو دیکھا سکتا ہوں جو ابھی بھی فیصلہ کو تبدیل کر سکتا ہے۔ خوش قسمتی سے، عدالت میں میرے کیس کی سماعت میں کچھ دن اور بڑ گیئے اور سماعت کی تاریخ سے قبل وہ ایفیڈیوٹ پہنچ گیا۔ آخر کار وہ ایفیڈیوٹ قبول ہو گیا اور مجھے مستقل شہریت کی درخواست دائر کرنے کے دو سال گزرنے کے بعد ویزہ مل گیا۔ ''ہاں، گو کہ اِس حصول کیلئے مجھے طویل انتظار کرنا پڑا! مگر یہ اتنا بھی انتظار نہیں ہوگا۔'' میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ جان جائیں کہ خُدا کا منصوبہ بہترین ہے۔ بعض اوقات شاید ہم کچھ چیزوں کی وجوہات نہیں دیکھتے جو ہمارے مطابق کام نہیں کر رہی ہوتیں۔ لیکن آخر کار ''تمام چیزیں مل کر خُدا سے محبت رکھنے والوں کیلئے بھلائی پیدا کرتی ہیں'' خصوصاً جب خُداوند آپ کے سارے معاملات کو کنٹرول کر رہا ہوتا ہے۔ میں نے ویزہ حاصل کرنے کیلئے اُس وقت درخواست دی تھی جب میں کنوارہ تھا اور اُس کے دو سال گزرنے کے بعد میری شادی ہو گئی اور میں نے ویزہ پر اپنی حالت کنواری سے شادی شدہ ظاہر کرنے کیلئے درخواست کی۔ اُس وقت درخواست منظور ہو گئی اور ساتھ ہی اُسی درخواست پر مجھے میری بیوی کا ویزہ بھی مل گیا۔ پس اگر میں مجھے کنوارہ کے ویزہ ملتا، تو پھر مجھے اپنی بیوی کیلئے الگ سے درخواست کی فائل جمع کروانی پڑتی اور اُسے اپنے شوہر سے ملنے سے پہلے، ویزہ کے حصول کیلئے ایک سال انتظار کرنا پڑتا۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ وقت خُداوند کنٹرول کر رہا تھا۔ ''خُداوند میں مُطمئن رہ اور صبر سے اُسکی آس رکھ''۔ (زبور ۳۷:۷الف)

ایسے ایمان کی مثال جو ڈھونڈتا اور ہارتا نہیں ہمیں اضحاق کی زندگی میں نظر

آتا ہے۔ابرہام کے وفات پا جانے کے بعد، اضحاق فِلستیوں کے درمیان رہتا تھا۔وہ اُس سے حسد کرتے تھے اور انہوں نے اُسے اُس علاقہ سے باہر کر دیا۔ تب اضحاق نے پانی کی تلاش کیلئے کنویں کھدوائے، اور کچھ وہ پرانے کنویں بھی کھدوائے جو اُس کے باپ ابرہام کھدوائے تھے، جنکو فِلستیوں نے رکوادیا۔''اور اضحاق نے پانی کے اُن کُوؤں کو جو اُسکے باپ ابرہام کے ایام میں کھودے گئے تھے پھر کھدوایا کیونکہ فلستیوں نے ابرہام کے مرنے کے بعد اُنکو بند کر دیا تھا اور اُس نے اُنکے پھر وُہی نام رکھے جو اُسکے باپ نے رکھے تھے۔اور اضحاق کے نوکروں کو وادی میں کھودتے کھودتے بہتے پانی کا سوتا مل گیا۔تب جرار کے چرواہوں نے اضحاق کے چرواہوں سے جھگڑا کیا اور کہنے لگے کہ یہ پانی ہمارا ہے اُس نے اُس کنویں کا نام عسق رکھا کیونکہ اُنہوں نے اُس سے جھگڑا کیا۔اور اُنہوں نے دُوسرا کُواں کھودا اور اُسکے لئے بھی وہ جھگڑنے لگے اور اُس نے اُسکا نام سِتنہ رکھا۔سو وہ وہاں سے دوسری جگہ چلا گیا اور ایک اور کُواں کھودا جسکے لئے انہوں نے جھگڑا نہ کیا اور اُس نے اُسکا نام رحوبوت رکھا اور کہا کہ اب خُداوند نے ہمارے لئے جگہ نکالی اور ہم اِس مُلک میں برومند ہونگے'' (پیدایش ۲۶:۱۸۔۲۲)۔

ایمان مانگتا ہے:

ایک رات جب ہم دُعائیہ میٹینگ میں تھے تو نیویارک میں خدمت کرنے والے ایک دوست نے دُعائیہ درخواست دی۔اُس خادم کو نیوز لیٹر بھیجنے چاہیے تھا یا وہ اپنے ریڈیو کی نشریات پر اعلان کرتی کہ لوگ اُسکی منسٹری کیلئے دُعا کریں کہ وہ منسٹری کا

کام کرنے کیلئے ایک عمارت خریدنے کیلئے پیسے مل جائیں۔ وہ درخواست 20لاکھ ڈالرز کیلئے تھی۔ میں جانتا تھا کہ یہ ہم میں سے بہت سے لوگوں کیلئے اِس قسم کی دوسروں کیلئے دُعا کرنا مشکل تھا جبکہ ہم اپنے ماہانہ 300 سے لے کر 500ڈالرز کرایوں کیلئے خُدا پر بھروسہ کرنے میں دشواری کا سامنا کر رہے تھے۔

اکثر اوقات ہم سوچتے ہیں کہ ہم خُداوند سے کیا مانگیں اور کتنا زیادہ مانگیں' اِس کا انحصار ہماری سمجھ اور ہم کس طرح ایمان رکھتے ہیں پر ہے۔ اِس کا انحصار ہمارے اِس خیال پر بھی مرتکز ہوتا ہے کہ خُدا ہمیں کس طرح سے جواب دے گا۔ اگر ہم تنخواہ دار ہیں تو ہم شاید نوکری میں ترقی کی دُعا کرتے ہیں تا کہ ہماری تنخواہ میں اضافہ ہو سکے۔ ایک خادم جو عموماً بہت بڑی کلیسیاء میں ہدیہ اٹھاتا ہے وہ شاید توقع کرنا شروع کر دیتا ہے کہ اور زیادہ لوگ اُسے بڑا چندہ بھیجیں گے اور جلد ہی اُس کے پاس 20لاکھ ڈالرز جمع ہو جائیں گے۔

جبکہ ایک دوسرا خادم جس کو کبھی کوئی چندہ نہیں ملتا اپنے ذہن میں شک کرے گا کہ اُس کے پاس پیسہ کیسے آئے تو وہ خُداوند سے تھوڑا مانگے گا یہاں تک کہ وہ بھی اپنی منسٹری میں 20لاکھ ڈالرز تک استعمال کر سکتا ہے۔

اکتوبر 1993 میں جب ہم نے اپنے مکان کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا تو ہم نے اُس کیلئے اشتہار دینا شروع کر دیئے۔ مکان کو بیچنے کی غرض سے کہ وہ پُرکشش دکھائی دے ہمیں سامنے والے لان کی گھاس کو سرسبز بنانے کی ضرورت تھی۔ لیکن میں نے تو پورے موسمِ گرما میں گھاس کو پانی نہیں دیا تھا اِس لئے وہ سوکھ چُکی تھی۔ جب مجھے اِس کا احساس ہوا تو میں نے اور میری بیوی نے مل کر اُسے پانی دینے کا آغاز کیا۔

کئی دنوں سے ہم گھاس پر پانی کا چھڑکاؤ کر رہے تھے مگر وہ مَر چکی تھی۔ اُس میں بحالی کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔ ایک دفعہ میری بیوی نے بچوں کے پلاسٹک کے بنے سوئمنگ پول کو لان میں اِس اُمید کے ساتھ لے آئی کہ اِس کے بھرنے کے بعد اِسے گھاس پر ڈالا جائے گا جس سے گھاس مکمل طور پر گیلی ہو جائے گی۔ مگر اُسے احساس نہیں تھا کہ اس میں پانی بھر جانے کے بعد وہ اتنا بھاری ہو جائیگا کہ اُسے اٹھایا نہیں جا سکے گا۔ اِس پریشانی کے عالم میں مَیں نے اپنی بیوی سے کہا: ''ہمیں یقیناً بارش کی ضرورت ہے''۔ لیکن ابھی تو یہ برسات کا موسم نہیں تھا اور محکمہِ موسمیات کے مطابق بارش ہونے کی کوئی علامت نظر نہیں آ رہی۔ جب میں رات کو دُعا کر رہا تھا تو میں نے خُداوند سے کہا کہ مجھے بارش کی سخت ضرورت ہے تاکہ اُس سے میرے لان کی گھاس کی رنگت سبز ہو جائے۔ محض ہلکا سا چھڑکاؤ نہیں۔ بلکہ زیادہ بارش! خُداوند نے کہا جو تو چاہتا ہے وہ مانگ وہ تیرے لئے ہو جائیگا۔ لہذا میں نے کہا کہ صبح 3 انچ تک بارش ہو اور 2 سے 3 گھنٹے تک بارش مسلسل ہوتی رہے۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ وہ گھاس کو پانی دینے کے متعلق اب پریشان نہ ہو کیونکہ بارش آ رہی ہے۔ اس نے کہا کہ محکمہِ موسمیات کی پیشن گوئی کے مطابق تو اگلے کئی دنوں تک مطلع بالکل صاف رہے گا۔ میں نے جواب دیا ''میں نے بارش برسنے کیلئے کہا ہے اور کل بارش ہوگی''۔ صبح کی روشنی میں ایک سیلاب طرح موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ یہ اُس دن کی ریکارڈ بارش تھی۔ اُس دن تین بار وقفہ وقفہ سے بارش ہوئی اور اتنی زیادہ بارش ہوئی کہ میرے گھر میں پانی تقریباً آ چکا تھا' اب مجھے آسمان کو بارش روکنے کیلئے حکم دینا تھا: میں نے کہا ''اب کافی بارش ہو چکی ہے''۔ اِس گواہی کے دینے کی وجہ یہ ہے کہ

میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا تھا کہ آپ کیا خُداوند سے مانگتے ہیں اور کتنا زیادہ مانگتے ہیں اِس کا انحصار اِس بات پر ہوتا ہے کہ آپ کیسے ایمان رکھتے اور خُدا کیساتھ کس درجہ میں ہیں۔

خُدا سے بڑی چیز کو مانگنے سے نا ڈرنے والے ایمان کی مثال ہمیں یشُوع کی زندگی میں ملتی ہے۔ ابھی جب کہ جنگ ختم نہیں ہوئی تھی اور شام ہو رہی تھی اُس وقت یشُوع نے سورج کو حکم دیا کہ آسمان پر ٹھہرا رہے اور چاند کو بھی کہ وہ رُکا رہے: ''اور اُس دن جب خُداوند نے اموریوں کو بنی اسرائیل کے قابو میں کر دیا یشُوع نے خُداوند کے حضور بنی اسرائیل کے سامنے یہ کہا۔ اَے سورج! تُو جبعون پر اور اَے چاند! تُو وادیِ ایالون میں ٹھہرا رہ اور سُورج ٹھہر گیا اور چاند تھما رہا جب تک قوم نے اپنے دُشمنوں سے اپنا انتقام نہ لے لیا'' (یشُوع ۱۰:۱۲-۱۳)۔ خُدا نے ایک بات اُس کے دل میں ڈال دی تھی جس کو وہ مانگ سکتا تھا۔ ایمان مانگنے سے ڈرتا نہیں' نہ ہی شک کرتا ہے بلکہ مانگتا ہے ''تا کہ خُدا اپنے قوی ہاتھ کو ہماری خاطر ظاہر کر سکے''۔ خُدا نے آدم کو حکم دیا تھا کہ وہ زمین کو معمور و محکوم کرے۔ آپ زمین کو اُس وقت محکوم کر سکتے ہیں جب آپ نے اُن تمام عناصر پر جو زمین کو متاثر کر سکتے ہیں اُن پر کنٹرول نہ حاصل کر لیا ہو' چاہے وہ بارش' ہوا' تاریکی یا سورج کی شعاعیں ہوں۔ ''پھر خُدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اور وہ سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام زمین اور سب جانداروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں اختیار رکھیں'' (پیدائش ۱:۲۶)۔

لیکن شاید کوئی اِس آیت کی طرف اشارہ کرے جسمیں لکھا ہے کہ ''تو خُداوند

اپنے خُدا کی آزمائش نہ کر''۔ کیا خُدا سے کوئی بڑی چیز مانگنے سے ہم خُدا کی آزمائش کر رہے ہوتے ہیں؟ اِس کا انحصار اِس چیز پر ہوتا ہے کہ جو کچھ آپ مانگ رہے ہوتے ہیں کیا اُس کی آپ کو حقیقی ضرورت ہے۔ اِس کا انحصار اِس بات پر بھی ہے کہ آپ کیسے مانگتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ کا بیٹا آپ کے پاس آ کر بُڑ بُڑانا شروع کر دے کہ ''باقی تمام بچوں کے والدین نے اپنے بچوں کو سائیکلیں لے کر دی ہیں اور صرف میرے پاس ہی نہیں وغیرہ وغیرہ''۔ ایسے لگتا ہے کہ بچہ اپنے باپ کی آزمائش کر رہا ہے۔ بنی اسرائیل جب بیابان میں بُڑ بُڑا رہے تھے کہ کاش کہ وہ یہاں آنے کی بجائے مصر ہی میں رہتے کیونکہ وہاں انہیں کھانے کو گوشت تو ملتا تھا لیکن اب وہ بیابان میں سے گزر رہے ہیں تا کہ ملکِ موعودہ میں پہنچے۔ یہ اُن لوگوں کے خلاف گناہ گنا گیا''اور اُنہوں نے اپنی خواہش کے مُطابق کھانا مانگ کر اپنے دِل میں خُدا کو آزمایا''۔ ''اُس نے اُن پر گوشت کو خاک کی مانند برسایا اور پرندوں کو سُمندر کی ریت کی مانند جنکو اُس نے اُنکی خیمہ گاہ میں اُنکے مسکنوں کے آس پاس گرا دیا۔ پس وہ کھا کر خُوب سیر ہوئے۔ اور اُس نے اُنکی خواہش پُوری کی۔ وہ اپنی خواہش سے باز نہ آئے اور اُنکا کھانا اُنکے مُنہ ہی میں تھا کہ خُدا کا غضب اُن پر ٹُوٹ پڑا اور اُنکے سب سے موٹے تازہ آدمی قتل کیئے اور اسرائیلی جوانوں کو مار گرایا''(زبور ۷۸: ۱۸، ۲۷۔۳۱)۔ تاہم' خُداوند نے خود ہمیں اتنا دینے کا وعدہ کیا ہے جتنی ہمیں ضرورت ہوتی ہے' لیکن ہمیں مناسب رویہ رکھنے کی ضرورت ہے: ''تُو اپنا مُنہ خُوب کھول اور مَیں اُسے بھر دُونگا''(زبور ۸۱: ۱۰)۔ لہٰذا اُس کے متعلق ہمارا نقطہ نظر کیسا ہے اور اپنے لئے اُس کی مرضی جاننا نہایت ضروری ہے جو کہ بائبل میں درج ہے۔ کہا ہمیں مانگنا

چاہئے یا ہمیں اپنی خواہش کے مطابق نہیں مانگنا چاہیے؟ خُدا کا کلام سے اِس سوال کو حل کرنا چاہیے۔ دِل میں اِس قسم کے سوال کے سبب سے بہت سارے ایمانداروں کی دُعاؤں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ مناسب نہیں جب بعض کلیسیاؤں میں یو ں دُعا کی جاتی ہے کہ ''خُداوند اگر تیری مرضی ہے تو ہمارے اِس بھائی / بہن کو شفاء بخش دے''۔ خُداوند کی مرضی بائبل مقدس میں ملتی ہے!

ایک روز صبح کو رویا میں مَیں نے دیکھا کہ دو اشخاص لڑ رہے ہیں اُن میں سے ایک نیچے گرا اور مَر گیا۔ میں اُس کے نزدیک اُسے زندہ کرنے کے لئے اُس کے پاس پہنچا اور میں اُسے زندہ ہونے کیلئے جب دُعا کر رہا تھا تو رُوح القدس مجھے اُٹھا کر اُس جگہ پر لے گیا جہاں میں نے اُس شخص کو دیکھا تھا' جس کو میں زندہ ہونے کیلئے پکار رہا تھا اُسے جلانے کیلئے باندھا گیا۔ کچھ لوگ اُس کے گرد کھڑے تھے۔ میں نے چلا کر کہا ''اِسے جلانے کیلئے کیوں باندھا گیا ہے اِس آدمی کو چھوڑ دو''۔ وہ شخص جو اِس کام کو کرنے کا محرک تھا میری طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا جیسے کہہ رہا ہو کہ ''تم کون ہوتے ہو مجھے یوں کہنے والے؟'' جب ہماری نظریں ملیں تو میں نے اپنے جملے کو دوبارہ مضبوطی سے مگر دھیمے لہجے سے کہا' ''اِس آدمی کو چھوڑ دو!'' اُس نے اپنے ہاتھ کو ہلا کر بطور ایسا کرنے کا اشارہ کیا اور اُس شخص کی زنجیریں کھل گئیں' لہٰذا وہ کھڑا ہو کر میرے پاس آ گیا۔ جب ہم وہاں سے جانے کو تھے کسی نے کہا: ''کیا ہمیں اِس بارے باپ کی مرضی کو نہیں جاننا چاہیے؟'' (دوسرے لفظوں میں' زمین پر اکثر لوگ یوں دُعا کرتے ہیں: ''خُداوند اگر تیری مرضی ہے تو اِس شخص کو جیتا رہنے دے''۔) لیکن فوراً کسی نے اُوپر سے جواب دیا: ''باپ کی مرضی پہلے ہی سے بائبل میں لکھی

جاچکی ہے''۔پس ہمیں اِسے چھوڑ دینے کی اجازت ہے۔ہاں' یہ رویا خصوصی طور پر اِس حق کے بارے میں تھی کہ ہمیں مُردوں کو زندگی میں واپس بُلانا چاہیے۔لیکن کلام ہر چیز کیلئے یکساں ہےاور جتنی بھی چیزوں کو پانے کی ہم خواہش کرتے ہیں: باپ کی مرضی پہلے ہی سے کلام میں لکھی جاچکی ہے۔خُدا کے بیٹوں کو صرف یہ بات جاننے کی ضرورت ہےاور اپنے اختیار کو رُوح میں استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔خُداوند فرماتا ہے کہ''ہاں میری مرضی میرے کلام میں ہے''۔اِس لئے اُس سے مانگنے میں دلیر ہوں! نوشتوں کی کھوج سے پتہ چلانے کی کوشش کریں کہ خُدا میں ہمیں کون سی چیزیں مفت عنایت ہوئی ہیں۔(ا۔کرنتھیوں۲:۱۲)۔

خُدا آپ کو برکت دے!